نام کتاب ———— فرائضِ دینی کا جامع تصور

طبع اوّل (اپریل 2003ء) ———— 1000

زیرِ اہتمام ———— تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں

قیمت ———— -/5 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی ، خیابان راحت، درخشاں ، فیز 6 ، ڈیفنس فون: 23-5340022

2- 11- داؤدمنزل، نزدفریسکوسوئیٹ، آرام باغ فون: 2216586-2620496

3- حق اسکوائر ،عقب اشفاق میموریل ہسپتال ،بلاک 13-C ، گلشنِ اقبال فون :65-4993464

4- قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A, زمان ٹاؤن ، کورنگی نمبر 4

5- فلیٹ نمبر2، محمدی منزل، بلاک ’’K‘‘ ، نارتھ ناظم آباد فون: 6674474

6- C-113 ، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہِ فیصل، نزدچھوٹا گیٹ، ایئرپورٹ ،فون: 4591442

7- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد ، فیڈرل بی ایریا بلاک 9

8- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 1/2 11 ، اورنگی ٹاؤن فون: 66901440

9- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

فرائضِ دینی کا جامع تصور

☆ دو بنیادی نکات :

1- اسلام محض ایک مذہب نہیں بلکہ دین ہے۔ (آلِ عمران : 85)

2- دینِ اسلام کے عائد کردہ تمام انفرادی و اجتماعی فرائض کی ادائیگی ہم پر لازم ہے

کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

- پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ۔ (البقرہ: 208)
- جزوی اسلام پر عمل شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی ہے۔ (البقرہ:208)
- جزوی اسلام پر عمل کی سزا دنیا میں رسوائی اور آخرت میں شدید عذاب ہے۔

(البقرہ :85)

☆ اسلام کے فرائضِ دینی :

1- ایمانِ حقیقی کے حصول کی کوشش کرنا

2- ارکانِ اسلام ادا کرنا

3- پوری زندگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کرنا

4- دوسروں کو اللہ کی مکمل بندگی کی دعوت دینا

5- اللہ کے دین کو غالب کرنے کی کوشش کرنا

1 - ایمانِ حقیقی کے حصول کی کوشش کرنا (النساء : 136)

☆ ایمان کے دو درجے ہیں :

i - قانونی ایمان اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ – زبان سے اقرار (عمل سے تعلق نہیں)

ii - حقیقی ایمان تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ – دل سے تصدیق (عمل لازم وملزوم)

- صرف زبان سے اقرار اور دل میں یقین نہیں تو یہ نفاق ہے (المائدہ :41)
- صرف دل میں یقین اور زبان سے اقرار نہیں تو یہ کفر ہے (النمل : 14)
- دنیا میں قانونی طور پر مومن ہونے کی بنیاد : زبان سے اقرار (النساء :94)
- آخرت میں حقیقی مومن قرار پانے کی بنیاد : زبانی اقرار اور دل میں یقین

ہماری اکثریت حقیقی ایمان سے محروم ہے!

- اگر ہم مومن ہوتے تو آج دنیا میں غالب ہوتے۔ (آلِ عمران :139)
- ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشِ نفس اُس شریعت کے تابع نہ ہوجائے جو میں لایا ہوں'' (از شرح السنة فی اربعین و مشکوٰۃ)

☆ حقیقی ایمان کے حصول کے ذرائع :

i- صحبتِ صادقین (التوبہ :119) (صادقین کی وضاحت، الحجرات :15)
ii- سلفِ صالحین کی سیرت کا مطالعہ
iii- آیات آفاقی پر غور (البقرۃ :164)
iv- آیاتِ انفسی پر غور (الذٰریٰت : 21)
v- آیات قرآنی پر غور (الانفال :2، التوبہ :124 ، الحدید: 9)

2- ارکانِ اسلام ادا کرنا :

- باقاعدگی سے نماز ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، صاحبِ نصاب ہوں تو ہر سال زکوۃ ادا کرنا اور صاحبِ استطاعت ہوں تو زندگی میں ایک بار حج کرنا۔

ارکانِ اسلام ذریعہ ہیں مقصود نہیں!

- نماز یادِ الٰہی، عہدِ بندگی کی یاددہانی، اللہ کی مدد کے حصول اور برائی و بے حیائی سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ (طٰہٰ :14، الفاتحہ :4 ، البقرہ :153 ، العنکبوت :45)
- زکوٰۃ مال کی محبت کو قربان کرکے نفوس کے تزکیہ اور قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ

ہے۔ (التوبہ :99، 103)
- روزہ نفسانی خواہشات پر قابو پانے اور تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے۔ (البقرہ :183)
- حج مسلمانوں میں مرکزیت، اتحاد، مساوات اور عالمگیر برادری سے تعلق کا شعور پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

3- پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا :

☆ اس تقاضے کی ادائیگی کی طرف قرآنِ حکیم میں چار اصطلاحات آئی ہیں :

i- **اسلام** : گردن جھکا دینا، فرماں برداری اختیار کرنا (To submit)، حوالے کر دینا (To surrender) (البقرۃ :112، 131، النساء :125)
ii- **اطاعت** : خوشی خوشی کہنا ماننا، دلی آمادگی کے ساتھ فرمانبرداری اختیار کرنا۔ قرآنِ حکیم میں 11 بار اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔
iii- **تقویٰ** : بچنا - اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے سے مراد ہے اس کی نافرمانی سے بچنا اور اس کی ناراضگی کا خوف رکھنا۔ قرآنِ حکیم میں 67 بار اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
iv- **عبادت** : ہر وقت اور ہر معاملہ میں کسی کی کلی اطاعت کرنا۔

- قرآنِ حکیم میں اللہ کی عبادت کو جن و انس کا مقصدِ تخلیق قرار دیا گیا۔ (الذاریات :56)
- ہر نبیؑ نے اپنی قوم کو اور نبی اکرمؐ نے پوری نوعِ انسانی کو اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔ (الاعراف :59، 65، 73، 85 - البقرۃ :21)
- قرآنِ حکیم میں 33 بار اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا۔
- عبادت کو محض عبادات سمجھ لینا عبادت کا محدود اور ناقص تصور ہے۔ عبادات تو ان

رکاوٹوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہیں جو عبادت کی راہ میں پیش آتی ہیں۔نسیان کا علاج نماز ہے،نفسانی خواہشات پر قابو پانے کا ذریعہ روزہ ہے،مال کی محبت کی گرفت کم کرنے کے لئے زکوۃ ہے اوران تمام مقاصد کو پورا کرنے والا رکنِ اسلام حج ہے۔(یٰس :**60** ، البینہ:**5**)

- عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں غلام۔جس طرح غلام کو اپنے آقا کی ہر بات ہر وقت ماننی ہوتی تھی اسی طرح اللہ کی عبادت کا مطلب ہے ہر وقت اور زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرنا۔
- غلامی اور ملازمت کے فرق پر غور کرنے سے عبادت کا وسیع مفہوم واضح ہوتا ہے۔
- البتہ غلامی محض کلی اطاعت ہے خواہ یہ مجبوری کے ساتھ ہو جبکہ :

عبادت = اطاعتِ کلی (جسم) + محبت قلبی (روح)

4 - دوسروں کو اللہ کی مکمل بندگی کی دعوت دینا

- جس طرح برف اپنے ماحول کو ٹھنڈا کرتی ہے اور آگ گرم' اسی طرح فطری بات ہے کہ جو شخص خود اللہ کی مکمل بندگی کر رہا ہو وہ ماحول پر بھی اثر انداز ہوگا۔
- انسانی ہمدردی اور مروّت کا تقاضا ہے کہ زندگی کی جو رَوِش اپنے لئے پسند کی ہے اُسی کی دعوت دوسروں کو بھی دی جائے۔
- انسان کی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ جس بات کو حق سمجھتا ہو اُس کو عام کرے اور جس بات کو غلط سمجھتا ہو اُس کا راستہ روکنے کی کوشش کرے۔
- ختمِ نبوت کی وجہ سے امتِ محمدیہؐ کے ہر فرد پر دین کی دعوت دینا فرض ہے۔

قرآنِ حکیم میں چار اصطلاحات کے ذریعہِ اس فرض کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے :

i- **تبلیغ** : پہنچانا (المائدہ :**67**)

نبی اکرمؐ کے ارشادات ہیں :

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً   میری طرف سے پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت

فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ   پہنچائیں حاضرین ان تک جو موجود نہیں ہیں

ii- **دعوت** : بلانا (یوسف:**108**، النحل:**125**، حم السجدۃ:**33**)

iii- **امر بالمعروف نہی عن المنکر:** نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا (آل عمران:**104**، **110**)

iv- **شہادت علی الناس** : لوگوں پر قول وعمل سے حجت قائم کرنا تاکہ قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں گواہی دی جاسکے کہ پروردگار! ہم نے تیرا دین لوگوں تک پہنچا دیا تھا (البقرۃ:**143** ' الحج:**78**)

- روزِ قیامت نبی اکرمؐ سرکاری گواہ کے طور پر ہمارے بارے میں گواہی دیں گے کہ میں نے ان تک دین پہنچا دیا تھا (النساء: **41**)۔ پھر ہمیں ایسی ہی گواہی اپنے اپنے دور کے لوگوں کے بارے میں دینا ہوگی۔اگر ہم نے یہ فریضہ ادا کیا تو ہم سُرخرو ہو جائیں گے ورنہ لوگوں کی گمراہی کا وبال بھی ہمارے سر آئے گا۔

☆ دعوت و تبلیغ کے حوالے سے اہم نکات :

i- بنیادی طور پر قرآنِ حکیم کو ذریعۂ تبلیغ بنایا جائے کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ ، بَلِّغْ مَااُنْزِلَ اِلَیْکَ ، لِتُبَشِّرَ بِہٖ ، لِتُنْذِرَ بِہٖ

ii- سنتِ نبویؐ کی روشنی میں تبلیغ کے دائرہ کار کے حوالے سے "اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ" کی تدریج کو ملحوظ رکھا جائے۔

- خاندان ...... رشتہ دار ...... قوم ...... دیگر اقوام
- نبی اکرمؐ نے صلح حدیبیہ (فتح مبین) کے بعد بیرونِ عرب تبلیغ کا دائرہ وسیع کیا۔

iii- تبلیغ کے لئے جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا جائے تاکہ ہر سطح پر بدی کی قوتوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔

iv- سورۂ نحل آیت: **125** کی روشنی میں تین سطحوں پر دعوت و تبلیغ کا کام کیا جائے:

- ذہین طبقات ...... حکمت یعنی دلائل کے ساتھ
- عوام الناس ...... اَلْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ یعنی درد بھرے وعظ کے ساتھ
- معترضین اور فتنہ اٹھانے والے......مجادلۂ احسن یعنی عمدہ بحث و مباحثہ کے ساتھ

v- امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر کو بھی اختیار کیا جائے جس کی تین سطحیں ہیں:

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ
فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (مسلم)

تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اُسے چاہیئے کہ وہ اُسے ہاتھ سے بدل دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے بدل دے اور اگر اس کی بھی قوت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کم تر درجہ ہے۔

vi- دعوت و تبلیغ کا ہدف دین کا غلبہ ہونا چاہیئے (المدثر: **1-3**)

5- اللہ کے دین کو غالب کرنے کی کوشش کرنا:

- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا تقاضا ہے۔
- اِتمام حجت کے لئے ضروری ہے۔
- ثابت کیا جائے کہ اسلام قابل عمل ہے۔
- قرآنِ حکیم میں چار اصطلاحات کے ذریعہ اس فرض کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے:

i- تکبیرِ رب - رب کو بڑا کرنا یعنی رب کی بڑائی کو تسلیم کرانا۔
(المدثر: **3** ' بنی اسرائیل: **111**)

ii- اظہارِ دین - دین کو غالب کرنا (التوبہ: **33** ' الفتح: **28** ' الصف: **9**)

iii- يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ - دین اللہ کے لئے ہوجائے۔ (البقرہ: **193**)

يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ - دین کل کا کل اللہ کے لئے ہوجائے۔ (الانفال: **39**)

دین کو اجزاء میں تقسیم نہ کیا جائے کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ بھی جاری ہوں اور معیشت میں سود، معاشرت میں بے پردگی اور سیاست میں طاغوتی نظام کی اطاعت بھی جاری رہے۔ جس طرح عبادت وہی ہوگی جو پوری زندگی پر محیط ہو اسی طرح اِقامت دین پورے اور مکمل دین کی ہوگی یعنی کل کا کل نظام حیات اللہ کے لئے ہو۔

iv- اقامتِ دین - دین کو قائم کرنا / رکھنا (الشوریٰ: **13**)

☆ اقامتِ دین کی جد و جہد کے حوالے سے اہم نکات:

- اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ حقوق اللہ میں سے ہے۔ ایسے لوگ کافر، مشرک اور باغی ہیں جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے نہیں کرتے (المائدہ: **44**، **45**، **47**)۔ اِن وعیدوں سے بچنے کے لئے ہم پر اِقامتِ دین کی جدوجہد لازم ہے۔
- اللہ کے دین کا نفاذ حقوق العباد میں سے بھی ہے کیوں کہ عدل و انصاف صرف اور صرف اللہ کے عطا کردہ نظام یعنی نظامِ خلافت کو قائم کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ لہٰذا بندوں کو ظلم وستم سے بچانے کے لئے عدل کا علمبردار بن کر کھڑا ہونا ہماری ذمہ داری ہے (النساء: **135**، المائدہ: **8**)
- دعوتِ دین کا کام نسبتاً آسان ہے لیکن اِقامتِ دین یعنی عادلانہ نظام کے قیام کی جدوجہد کا کام مشکل ہے اور بغیر تصادم کے ناممکن ہے۔ (الحدید: **25**)

☆ دین کے تقاضوں کی ادائیگی کے لئے لوازمات:

نماز فرض ہے لیکن اس کی ادائیگی کے لئے وضو لازم ہے اور حج فرض ہے لیکن اس کی ادائیگی کے لئے احرام لازم ہے۔ اِسی طرح دین کے تقاضوں کی ادائیگی کے لئے دو لوازمات ہیں جہاد فی سبیل اللہ اور کسی اجتماعیت میں شمولیت۔

جہاد فی سبیل اللہ

’’جہاد فی سبیل اللہ سے مراد ہے ایسی کشاکش جس کا مقصد اللہ کے دین کی سربلندی ہو‘‘۔
(متفق علیہ)

فرائضِ دینی کی ادائیگی کے لئے جہاد ہر مسلمان پر لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

’’اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسے کہ اس کی راہ میں جہاد کا حق ہے۔‘‘ (الحج : **78**)

☆ جہاد فی سبیل اللہ کی منازل :

1- پوری زندگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کے لئے :

تین مراحل : i- نفس کے خلاف (یوسف : **53**) **افضل جہاد**

ii- شیطان کے خلاف (فاطر : **6**)

iii- بگڑے ہوئے معاشرے کے خلاف (الانعام : **116**)

2- دوسروں کو اللہ کی مکمل بندگی کی دعوت دینے کے لئے :

تین مراحل: سورۂ نحل آیت: **125** کی روشنی میں تین سطحوں پر دعوت کے لئے :

i - ذہین طبقات - حکمت یعنی دلائل کے ساتھ

ii- عوام الناس - اَلْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ یعنی درد بھرے وعظ کے ساتھ

iii- معترضین اور فتنہ اٹھانے والے- مجادلۂ احسن یعنی عمدہ مباحثہ کے ساتھ

3- اللہ کے دین کے غلبہ کی جدوجہد کے لئے :

تین مراحل: i- صبرِ محض (Passive Resistance) (النساء : **77**)

مخالفت کے جواب میں بدلہ نہ لینا لیکن اپنے موقف پر ڈٹے رہنا

ii- اقدام (Active Resistance) (الحج : **39**)

مناسب قوت کی فراہمی پر نظامِ باطل کو چھیڑنا

iii- مسلح تصادم (Armed Conflict) (البقرہ : **216**)

جنگ - قتال فی سبیل اللہ **اعلیٰ جہاد**

نوٹ : - پہلی دو منزلوں کا جہاد اُسی وقت جہاد فی سبیل اللہ ہوگا جب کہ تیسری منزل یعنی غلبۂ دین کی جدوجہد پیشِ نظر ہو۔

- باطل نظام کے تحت زندگی بسر کرنا گناہ ہے جس کا کفارہ یہ ہے کہ اس نظام کے خلاف اور غلبۂ دین کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

کسی اجتماعیت میں شمولیت

جس طرح نماز کی ادائیگی، روزے کی عبادت اور حج کے لئے اجتماعیت ضروری ہے، اسی طرح اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے، ذاتی زندگی میں اللہ کی بندگی کرنے، دین کی دعوت دینے اور غلبۂ دین کی جدوجہد کے لئے بھی جماعت کی ضرورت ہے۔ ایک حدیثِ مبارکہ کے الفاظ ہیں :

لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ اسلام ہے ہی نہیں بغیر جماعت کے (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے تمام تقاضے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے اجتماعی طور بھر پور انداز سے جہاد کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمایئے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب بعنوان

دینی فرائض کا جامع تصور

تنظیم اسلامی کی دعوت

دین کا اصل مخاطب فرد اور اس کا اصل موضوع افراد کی اخلاقی و روحانی اصلاح ہے۔ایک فرد کا اصل نصب العین رضائے الٰہی اور آخرت کی دائمی فلاح کا حصول ہے۔اس نصب العین کے لئے دینی فرائض کی ادائیگی لازم ہے جو بنیادی طور پر تین ہیں:

1- پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی کامل بندگی کرنا (البقرہ:21)

2- دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دینا (النحل:125)

3- اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد کرنا (الشوریٰ:13)

ان فرائض کی ادائیگی کے لئے کسی اجتماعیت میں شمولیت لازم ہے۔تنظیمِ اسلامی ان فرائض کی ادائیگی کے لئے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔